سوال

(252) عورت کو غسل دینے کا حق دار کون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کو غسل دینے کا زیادہ حق دار کون ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے لیے یہ وصیت کرنا جائز ہے کہ اس کو صرف فلاں آدمی ہی غسل دے اسی طرح عورت کے لیے بھی جائز ہے کہ اس کو صرف اس کا وصی ہی غسل دے۔ پھر اس کی ماں اور اوپر تک (یعنی نانی وغیرہ) پھر اس کی بیٹی نیچے تک (نواسی وغیرہ) پھر اس کی علاتی اخیافی یا عینی بہن پھر اس کی پھوپھیاں پھر اس کی خالائیں۔۔۔الخ۔

خاوند بھی اپنی بیوی کو اس کی وفات کے بعد غسل دے سکتا ہے اور بیوی اپنے خاوند کو اس کی وفات کے بعد غسل دے سکتی ہے کیونکہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔

"وعن أبي بكر رضي الله عنه أنه أوصى أن تغسله امرأته أسماء بنت عميس رضی اللہ تعالیٰ عنہا "

"انھوں نے یہ وصیت کی کہ ان کو ان کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا غسل دے۔"

(اس روایت کو امام مالک رحمة اللہ علیہ نے "موطا" میں بیان کیا ہے نیز عبدالرزاق اور بیہقی رحمة اللہ علیہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے)

مذکورہ جواز کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا:

"لومت قبلي لغسلتك"[1]

"اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگی تو میں تجھے غسل دوں گا۔" اس کو امام احمد رحمة اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمة اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ (فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمة اللہ علیہ)

---

[1]۔ حسن سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1465)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 230

محدث فتویٰ